

مَوْت



سخت دلوں کا علاج

الموت الایمان بالموت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس کے رسول پر نازل ہوئی اور وہ کتاب جو اس سے پہلے نازل ہوئی اور جو انکار کرے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت کا انکار کرے تحقیق کہ وہ بڑی کھلی گمراہی میں ہیں۔ [نساء: ۱۳۶]

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

[ایمان کہتے ہیں] اللہ پر ایمان اور اس کے فرشتوں پر ایمان اور اس کی کتابوں پر ایمان اور یوم آخرت پر ایمان اور تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر ایمان رکھنا۔
[مسلم: ابن عمر رضی اللہ عنہ: ۱۱]

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمَيِّتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

کیسے تم اللہ کو جھٹلاتے ہو اور وہ تم مردہ تھے پس اس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارا پھر زندہ کیا پھر تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا

موت کی یاد

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أَجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تمہیں تمہاری نیکیوں کا بدلہ قیامت کے دن دیا جائے گا پس جو شخص جہنم سے بچا لیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف اور صرف متاع غرور ہے۔ [آل عمران: ۱۸۵]

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَكْثَرُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ
فَمَا ذَكَرَهُ عَبْدٌ قَطُّ وَهُوَ فِي ضَبَقِ إِلَّا وَسَّعَهُ عَلَيْهِ
وَلَا ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي سَعَةِ إِلَّا ضَيَّقَهُ عَلَيْهِ

تم لذتوں کو توڑ دینے والی چیز کو زیادہ سے زیادہ یاد کیا کرو، چنانچہ جب بھی اسے کوئی یاد کرتا ہے اور وہ حالت تنگی میں ہوتا ہے تو اللہ اس پر وسعت کر دیتا ہے اور جو اسے وسعت میں یاد کرتا ہے تو اللہ اس پر تنگی کر دیتا ہے۔
(حسن: صحیح الجامع: ۱۲۱۱) (بزار: انس رضی اللہ عنہ) (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: شعب الایمان للبیہقی، ابن حبان)

موت کا وقت

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ

اور ہر امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب اس کا وقت آجاتا ہے تو اس کے وقت سے نا تو ایک منٹ آگے ہوتا ہے نا ایک منٹ پیچھے
-[(34) اعراف]

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ إِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ
کد تے میں خود اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ رب العالمین چاہے ہر امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے
ہے جب اس کا وقت آجاتا ہے تو اس کے وقت سے نا تو ایک منٹ آگے ہوتا ہے نا ایک منٹ پیچھے۔
-[(34) اعراف]

موت کی تمنا کرنا

لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنَكُمُ الْمَوْتَ لِضُرِّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًّا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْنِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا
لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

کسی مصیبت کی وجہ سے تم سے کوئی ہرگز کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ اگر اسے تمنا کرنا ہی ہو تو وہ کہے: اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت سے جب میرے لئے موت بہتر ہو۔
[احمد، متفق علیہ] قال الشيخ الألبانی: (صحیح) انظر حدیث رقم: 7611 فی صحیح الجامع

موت کے سکرات

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ (19)

اور موت کی بے ہوشی حق لیکر آنی ہی ہے جس تو بدکتا پھرتا تھا

عن أنس بن مالك قال لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ ، قَالَتْ فَاطِمَةُ :
وَكَرْبَ أَبَتَاهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا كُرْبَ عَلَى أَبِيكَ بَعْدَ الْيَوْمِ ، إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكَ مَا
لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا ، الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلعم کو موت کی تکلیف ہوئی تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے،
میرے ابا کی تکلیف۔ اللہ کے رسول صلعم نے کہا: آج کے بعد تمہارے والد کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، تمہارے والد کو وہ چیز پہنچی
ہے جس سے قیامت تک کسی کو چھٹکارا نہیں۔

(حسن صحیح) الصحیحۃ 1738 : مختصر الشما ل 334 : وخرجه البخاری دون قوله إنه قد حضر

اسکی فضیلت کا بیان جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرے

- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ
اللَّهُ لِقَاءَهُ

ابو موسیٰ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو
پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔

[رواہ البخاری : 6508]

موت ہر حالت میں بہتر ہے

اِثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ : يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتَ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الْفِتْنَةِ ، وَيَكْرَهُ قَلَّةَ الْمَالِ ، وَقَلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ .
دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم ناپسند کرتا ہے ایک تو موت جب موت اس کے لئے فتنے سے بہتر ہے اور دوسری چیز مال کی قلت
اور مال کی قلت یہ۔ آخرت کے دن۔ حساب میں کمی کا باعث ہے۔

["صحیح". احمد. الصحیحۃ 813.]

روح کے قبض ہونے اور اسکے بعد کی کیفیت

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى
الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ
يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : « اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ». مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا - زَادَ فِي حَدِيثٍ

جَرِيرِهَا هُنَا - وَقَالَ : « وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا وَلُّوا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ : يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ ». قَالَ هَذَا قَالَ : « وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ فَيَقُولُ : دِينِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ قَالَ فَيَقُولُ : هُوَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم-. فَيَقُولَانِ : وَمَا يُدْرِيكَ فَيَقُولُ : قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ : « فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يُنَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) ». الْآيَةُ. ثُمَّ اتَّفَقَا قَالَ : « فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَالْبُسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ». قَالَ : « فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا ». قَالَ : « وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصَرِهِ ». قَالَ : « وَإِنَّ الْكَافِرَ ». فَذَكَرَ مَوْتَهُ قَالَ : « وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ : مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي.

فَيَقُولَانِ لَهُ : مَا دِينُكَ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ : هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي. فَيَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ : أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَالْبُسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ ». قَالَ : « فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسُمُومِهَا ». قَالَ : « وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى تَخْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاعُهُ ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ : « ثُمَّ يُقَيِّضُ لَهُ أَعْمَى أَبْكُمْ مَعَهُ مَرْزَبَةٌ مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ ثُرَابًا ». قَالَ : « فَيَضْرِبُهُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ ثُرَابًا ». قَالَ : « ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ ».

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک جنازے میں نکلے ہم قبر کے پاس پہنچے وہ ابھی تک تیار نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم ابھی ارد گرد بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر چڑیا بیٹھی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس آپ زمین کرید رہے تھے پھر آپ ﷺ نے دراٹھایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو، اسے دوبار یا تین بار فرمایا، یہاں جریر کی روایت میں اتنا اضافہ ہے، اور فرمایا وہ انکی جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر لوٹتے ہیں اسی وقت اس سے پوچھا جاتا ہے اے شخص تیرا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ ہناد کی روایت کے الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے بٹھاتے اور اس پوچھتے ہیں، تمہارا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں یہ کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہیں پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں تمہیں یہ کہاں سے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچ سمجھا جریر کی روایت میں یہاں پر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قول (يُنَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) سے یہی مراد ہے، پھر دونوں روایتوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا لہذا تم اس کے لئے جنت کا کچھو نا بچھا دو، اور اس کے لئے جنت کی طرف کا ایک دروازہ کھول دو اور اسے جنت کا لباس پہنا دو، آپ ﷺ فرماتے ہیں۔ پھر جنت کی ہوا اور اس کی خوشبو آنے لگتی ہے اور تاحد نگاہ اس کے لئے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور رہا کافر تو نبی کریم ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا اس کی روح جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اسے اٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں، تمہارا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہا ہا؛ مجھے نہیں معلوم وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں یہ آدمی کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے ہا ہا مجھے نہیں معلوم پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہا ہا مجھے نہیں معلوم، تو پکارنے والا آسمان سے پکارتا ہے، اس نے جھوٹ کہا اس کے لئے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور جہنم کا لباس پہنا دو، اور اس کے لئے جہنم کی طرف کا دروازہ کھول دو تو اس کی تپش اور اس کی زہریلی ہوا آنے لگتی ہے اور اسکی قبر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں، جریر کی رویت میں یہ اضافہ ہے، پھر اس پر ایک اندھا گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے اس کے ساتھ لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے اگر وہ اسے کسی پہاڑ پر بھی مارے تو وہ بھی خاک ہو جائے چنانچہ وہ اسے اس سے ایک ضرب لگاتا ہے جس کو مشرق و مغرب کے درمیان کی ساری مخلوق سوائے آدمی و جن کے سنتی ہے اور مٹی ہو جاتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے۔

[ابوداؤد: کتاب السنہ] [صحیح، صحیح ابی داؤد: ۳۲۱۲]

کافر کے موت کے وقت فرشتوں کی مار

وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ

ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيَكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ

کاش کہ تو دیکھتا جب کہ فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مارتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ تم جلنے کا عذاب چکھو۔ یہ بسبب ان کاموں کے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے ہی بھیج رکھا ہے بے شک اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ [الأنفال 50-51]

میت کا جنازہ لیکر چلنے کی صورت میں کلام کرنا

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدُمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِأَهْلِهَا يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے جب جب لوگ کسی شخص کا جنازہ اپنے کندھوں پر لیکر چلتے ہیں تو اگر نیک آدمی ہوتا ہے تو کہتا ہے مجھے جلدی لیکر چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے انکے لئے تباہی و بربادی ہو یہ لوگ مجھے کہاں لیکر جا رہے ہیں اس کی یہ آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر وہ سن لئے تو بے

[بخاری: 1232]

ہوش ہو جائے۔

مومن کی روح مومنین کی روحوں سے ملتی ہیں

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْزِلُ بِهِ الْمَوْتُ ، وَيُعَايِنُ مَا يُعَايِنُ ، فَوَدَّ لَوْ خَرَجَتْ يَعْنِي : نَفْسُهُ وَاللَّهُ يُحِبُّ لِقَاءَهُ ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يُصْعَدُ بِرُوحِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، فَتَأْتِيهِ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فَيَسْتَخْبِرُونَهُ عَنْ مَعَارِفِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَإِذَا قَالَ : تَرَكْتُ فُلَانًا فِي الدُّنْيَا ، أَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ ، وَإِذَا قَالَ : إِنَّ فُلَانًا قَدْ مَاتَ ، قَالُوا : مَا جِيءَ بِهِ إِلَيْنَا ، وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجْلَسُ فِي قَبْرِهِ ، فَيُسْأَلُ مِنْ رَبِّهِ ، فَيَقُولُ : رَبِّي اللَّهُ ، فَيَقُولُ : مَنْ نَبِيِّكَ ؟ فَيَقُولُ : نَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَمَا دِينُكَ ؟ قَالَ : دِينِي الْإِسْلَامُ ، فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ فِي قَبْرِهِ ، فَيَقُولُ أَوْ يُقَالُ : انْظُرْ إِلَى مَجْلِسِكَ ، ثُمَّ يُرَى الْقَبْرَ ، فَكَأَنَّمَا كَانَتْ رَقْدَةً ، فَإِذَا كَانَ عَدُوُّ اللَّهِ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ ، وَعَايِنَ مَا عَايِنَ ، فَإِنَّهُ لَا يُحِبُّ أَنْ تُخْرَجَ رُوحُهُ أَبَدًا ، وَاللَّهُ يُغْضُ لِقَاءَهُ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي قَبْرِهِ أَوْ أُجْلِسَ يُقَالُ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ فَيَقُولُ : لَا أَدْرِي ، فَيَقَالُ : لَا دَرَيْتَ ، فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ جَهَنَّمَ ، ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً يَسْمَعُ كُلُّ دَابَّةٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ : نَمْ كَمَا يَنَامُ الْمَنْهُوشُ " ، فَقُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : مَا الْمَنْهُوشُ ؟ قَالَ : الَّذِي يَنْهَشُهُ الدَّوَابُّ وَالْحَيَّاتُ ، ثُمَّ يُضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ

بیشک مومن پر جب موت آتی ہے اور تکلیفیں ہوتی ہیں، تو وہ چاہتا ہے کہ کاش [اس کی روح] نکل جائے اور اللہ بھی اس سے

ملاقات کو پسند کرتا ہے، اور مومن کی روح آسمان کی طرف جاتی ہے تو اس کے پاس مومنوں کی روحوں ملاقات کرتی ہیں اور زمین

میں اپنے اپنے پیچان والوں کے متعلق خبر طلب کرتی ہیں، لہذا جب وہ کہتا ہے: میں نے فلاں کو دنیا میں زندہ چھوڑا ہے تو انھیں

یہ بات پسند آتی ہے اور جب کہتا ہے: کہ فلاں تو مر گیا۔ وہ کہتے ہیں: لیکن وہ تو ہمارے پاس نہیں آیا۔ اور مومن کو قبر میں بٹھایا

جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے: کہ اس کا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہا جاتا ہے: تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے:

میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ پھر کہا جاتا ہے: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر اس کے لئے اس کی قبر میں

دروازہ کھولا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: اپنا ٹھکانہ دیکھو پھر اسے قبر دکھائی جاتی ہے اور وہ آرام سے سو جاتا ہے۔ اور جب اللہ کے دشمن

کی موت کا وقت آتا ہے اور وہ تکلیفوں کا سامنا کرتا ہے تو وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کی روح کبھی نکلے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ اور جب وہ قبر میں بیٹھتا ہے یا بٹھایا جاتا ہے اس سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نہیں جانتا۔ اس سے کہا جاتا ہے: اور تو نے جاننے کی بھی کوشش نہ کی۔ پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پھر اسے ایک ایسی مار ماری جاتی ہے جس کی آواز جن وانس کے علاوہ ہر مخلوق سنتی ہے۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: جیسے کسی کو نوچ لیا گیا ہو ویسے سو جا۔ تو میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: منوش کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جسے درندوں اور سانپوں نے نوچ لیا ہو۔ پھر اس کے اوپر قبر تنگ کر دی جاتی ہے۔

[إخرجه البزار في " مسنده " (ص 92 - زوائد) - السلسلة الصحيحة 6 / 263] 2628 - "

بعض مومنین کو بھی عذاب قبر ہوتا ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيَسَّرَ - أَوْ إِلَى أَنْ يَيَسَّرَ -

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گزرا ایک مرتبہ مدینہ کی گلیوں میں سے ایک گلی سے ہوا یا مکہ کی گلیوں میں سے کسی گلی میں ہوا تو آپ ﷺ نے دو لوگوں کی آوازیں سنیں جنہیں انکی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا انہیں جو عذاب دیا جا رہا ہے وہ کسی بڑے گناہ کی بنا پر نہیں ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا انہیں عذاب کیوں نہ ہو ان میں سے ایک پیشاب کے چھینٹوں سے بچتا نہیں تھا اور دوسرا چگل خوری کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے درخت کی ایک شاخ منگائی اور اس کے دو ٹکڑے کئے اور ان دونوں کی قبروں پر ایک ایک ٹکڑا لگا دیا تو صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے ایسا کیوں کیا تو

آپ ﷺ نے فرمایا شاید اس سے انکے عذاب میں کچھ تخفیف ہو جائے جب تک وہ دونوں ناسو کھیں یا یہاں تک کہ وہ دونوں نہ سو کھیں۔

[بخاری: الوضوء: باب مِنْ الْبَائِرِ إِنْ لَا يَسْتَرِ مِنْ بَوْدِهِ مُسْلِمٌ: الطَّهَارَةُ بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَوُجُوبِ الْاسْتِزَاءِ مِنْهُ: ٤٠٣]

میت پر صبح و شام اسکا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک جب تم میں سے کوئی شخص مرتا ہے تو اس پر صبح و شام اسکا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنتیوں کا ٹھکانہ اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانہ یہاں تک کہ اللہ رب العالمین قیامت کے دن تجھے اٹھائے۔

[بخاری: ۱۲۹۰]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزِدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بھی جنت میں داخل ہوتا ہے تو اس سے پہلے وہ جہنم کا حصہ دکھایا جاتا ہے کہ اگر برائی کرتے تو یہ تمہارا بدلہ ہوتا کہ وہ اور زیادہ شکر ادا کرے اور جو بھی جہنم میں داخل ہوتا ہے تو اسے جنت کا وہ مقام دکھایا جاتا ہے کہ اگر وہ نیکی کرتا تو یہ ملتا کہ وہ اور زیادہ باعث حسرت اور افسوس ہو۔

[بخاری: ۶۰۸۴]